Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/308

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.308

Title Biography of the Prophet Muhammad ﷺ and Social Media Fake News

Author (s): Dr. Aijaz Ali Khoso, Dr.Muneer Ahmed and Muhammad Hammad

Received on: 26 June, 2021
Accepted on: 27 May, 2022
Published on: 25 June, 2022

Citation: Dr. Aijaz Ali Khoso, Dr.Muneer Ahmed and Muhammad Hammad, "Construction: Biography of the Prophet Muhammad ﷺ and Social Media Fake News," Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 113-133

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

سیرت النبی ﷺ اور سوشل میڈیا فیک نیوز

Biography of the Prophet Muhammad ﷺ and Social Media Fake News

*ڈاکٹر اعجاز علی کھوسو

**ڈاکٹر منیر احمد

***محمد حماد

Abstarcts:

Humanity has gone through many ups and downs throughout history. There could have been multiple eras of moral lawlessness during which humanity lacked moral character, culture, social customs and values, and other concerns. In today's society, however, societal media has become a razor-sharp blade that has sliced social standards, customs, and morality. On a large scale, it has shown to be exceedingly devastating. People will occasionally share information about someone who does not conform, while others will alter human shapes and resemblance them to animal shapes, then post images on social media as a human-animal contrast.

Insulting political opponents, jeopardising others' honour and dignity, and humiliating others have all become popular social media activities. Many social media users believe that people are uninterested in them, thus they are not scared to embarrass them. The only thing that matters to them is that the leader they follow and revere keeps his or her "respect." They are willing to go to any length to do this. They do so while ignoring all decency, morals, and society norms. Excellent blood is a sign of good character, according to someone. When one represents one's family and blood on social media, one is doing so.

According to statistics, young people account for 58 percent of the total population of our country, and the majority of them are so engrossed in their use of social media that they are completely unaware of what is going on around them. People in medical galleries, passageways, passengers, and educational institutions have all been enslaved by social media. Social media has consumed people's homes to the point where they are unconcerned about those who live with them. A friend is useful on social media, but the person sitting next to them is worthless.

This research study examines the growth of social media using qualitative data from books, news, periodicals, and media viewpoints, as well as other relevant sources.

Keywords: Social standards, traditions, and morality have all been sliced as a result of Islamic education, as well as fake news on social media.

*اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف صوفی ازم اینڈ ماڈرن سائنسز، بٹ شاہ

**ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اسلامک ایجوکیشن، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

***پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

1-تعارف:

کچھ انگریزی الفاظ اور اصطلاحات اردو اور دوسری زبانوں میں استعمال کیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ترجمہ کرنے پر ان کے معنی بدلنے کا خطرہ بڑھ جاتاہے۔"سوشل میڈیا" کی اصطلاح کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔صدیوں کے دوران پرنٹ میڈیا نے انسانوں کو علم کی بلندیوں تک پہنچنے کا موقع دیا اور اس علم کے نتیجے میں اخلاقی اور معاشرتی آداب پروان چڑھے۔آج سوشل میڈیا کے منفی استعمال کا مقصد انہی اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کو ختم کرنا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کے دماغ عام طور پر پرنٹ میڈیا کے ذریعے متاثر ہوتے ہیں جس کے خیالات کو حقیقی سائنس سے حاصل کردہ معلومات کے نتیجے میں عوامی مفاد کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے. سوشل میڈیا، بنیادی طور پر، لوگوں کے ذہنوں میں واقع ہے جو معاشرے میں مختلف خوشگوار گروپوں کے منفی اثرات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں، زیادہ تر مشہور اخلاقیات خوبصورت سماجی سوچ کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس میں زندگی کے عادات اور عوامی مطالبات میں بھی غور کیا جاتا ہے، جیسا کہ، منسوخ کیا جاتا ہے۔[1]

پچھلے قرن تک، لوگوں نے اپنے آپ کو تربیت اور تربیت نہیں کرنے پر فخر کیا تھا، لیکن اب صرف نئے نسل "سوشل میڈیا" کو متاثر نہیں کر سکتے ہیں کہ بے خبر مشین کے ذریعے بے خبر مخلوقات کے ساتھ لڑ رہے ہیں. انسانی بدعنوانی زندہ رہنے کی لڑائی میں لڑ رہے ہیں. آج کا مسئلہ یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کے بہاؤ کے ذریعے، لوگوں کو ان کے جسمانی تعلقات سے مسلسل دور ہو گیا ہے اور نئی ٹیکنالوجی کے طوفان میں، ہم، مواصلات کی مشین سے منسلک ہونے کے بجائے، مواصلات کی بات چیت کو خوش کرنے کے لئے شروع کر دیا۔[2]

اس کے باوجود فوری ابلاغ، حقائق پر مبنی اظہار اور سائنسی آگہی سے ہٹ کر، "سوشل میڈیا" ہمیں ان گنت فائدے دے رہا ہے جن سے ہم دن رات فائدہ اٹھاتے ہیں۔لیکن یہ بھی ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ اس کے منفی استعمال کی وجہ سے یہ اخلاقی کمزوری انفرادی اور معاشرتی سطح پر جڑ پکڑ رہی ہے جس کے تحت انسانی شعور عقل کی بنیاد پر فیصلے کرنے کے بجائے اخلاقی مزاج پر فوقیت رکھتا ہے۔ طاق رہو۔لہٰذا "سوشل میڈیا" سماجی اقدار کو پامال کرکے نہ صرف انسانوں کو الگ تھلگ کرتا ہے بلکہ انسان کی عملی صلاحیت کو بھی نیچا دکھانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور بہت سے دانشوروں اور دانشوروں کے

لیے نوحہ خوانی کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ آج تو پھر قیامت تک زندہ رہنے والا اسلام اس سلسلے میں مکمل رہنمائی کیسے نہیں رکھتا؟ اس لیے ہر دور کے مسائل کا بہترین حل اسلامی تعلیم ہے۔[3]

2- فیک نیوز اور اسلام:

اسلام جعلی خبروں سے منع کرتا ہے اور اتنا ہی برا ہے جتنا کہ اسلام کہتا ہے، لیکن کسی دوسرے مذہب کے لیے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اسلام لوگوں کی عزت و ناموس کے ساتھ ساتھ ان کی جان و مال اور عزت کے تحفظ کے لیے وقف ہے۔ اسلام انسانی وقار سے محرومی کی ممانعت کرتا ہے۔ ہتک عزت، غیبت، الزام تراشی، گپ شپ، جھوٹ، افواہیں پھیلانا اور بغیر تحقیق کے دوسروں کے بارے میں بات کرنا سختی سے منع ہے۔ سوشل میڈیا استعمال کرنے والے بہت سارے لوگوں کے ساتھ، جعلی خبروں کے ذریعے بے وقوف بننے سے بچنے کے لیے اسلامی قوانین اور عقائد کی پیروی کرنا اور بھی اہم ہے۔ ہم سچائی پر یقین رکھتے ہیں، اور جھوٹی خبروں کو قائم نہیں رہنے دیں گے۔

"اور جب بے ہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے، اور کہہ دیتے کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلامتی ہو، ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے" [4]

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے مسلمانو! اگر کوئی فاسق آپ کو خبر دے تو آپ اس کا بغور مطالعہ کریں تاکہ جاہلوں کو نقصان نہ پہنچے۔ پھر اپنے کیے پر توبہ کرو" [5]

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"نتیجہ اخذ کرنے والوں کو اس کی حقیقت معلوم ہو چکی ہوتی اور اس کے بغیر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم شیطان کے پیروکار بن جاتے سوائے چند ایک کے" [6]

اور سورہ نور میں اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اگر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے، اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ جبکہ تم اپنی

زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے، اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی۔ گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے، لیکن اللہ تعالی کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی، تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں، یااللہ! تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان اور تہمت ہے، اللہ تعالی تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایساکام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو" [7]

الدر المنثور میں سعید بن جبیرؓ کا قول ہے:

"جس شخص نے بھی اس قول و فعل یا مال و دولت سے حصہ لیا۔ اس کے پھیلنے میں مدد کی، یا اسے پسند کیا اور سراہا، اور اس سے اپنی خوشی اور رضامندی ظاہر کی تو وہ اس گناہ میں بقدر حصہ ذمہ دار ہو گا" [8]

اللہ تعالیٰ نے مومنین کی خوبی اس میں بیان کی ہے کہ وہ صرف صحیح معلومات پر بھروسہ کرتے ہیں، "مومن مردوں اور عورتوں نے یہ سن کر اپنے بارے میں اچھا کیوں نہ سمجھا اور کیوں نہ کہا کہ یہ بہتان ہے" [9] ا آدمی کو ہر سنی سنائی بات آگے بیان نہیں کرنی چاہیے۔اور حدیث میں بھی جھوٹی خبریں پھیلانے سے منع کیا گیا ہے جیساکہ بخاری شریف کی حدیث ہے"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھادو فرشتے آپ کو گدے پر پڑے ہوئے آدمی کے پاس لے گئے اور دوسرا آدمی فرشتہ اس کے پاس لوہے کا ترشول لیے کھڑا تھا۔ پھر وہ اس کے منہ کے ایک طرف جاتا ہے، اس کی ٹھوڑی کو اس کی گدی سے پھاڑ دیتا ہے، اس کے نتھنوں اور آنکھوں کو اس کی گدی کی طرح پھاڑتا ہے، پھر دوسری طرف مڑتا ہے اور اس نے پہلے پھٹا ہوا ٹیکس، جیسا کہ کولہوں کی طرف تھا، کامل درستگی کے ساتھ دوسری طرف کو اپنی اصل پوزیشن پر واپس آنے سے نہیں روکتا۔اور چونکہ اس نے سب سے پہلے چیرا پھاڑ دیا تھا، اس لیے وہ واپس اس کے پاس جاتا ہے اور چیرا پھاڑ دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میں نے ان دو فرشتوں سے جو میرے ساتھ تھے پوچھا، سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ تو ان سب نے مجھے بتایا کہ جس آدمی کے ساتھ تم اس کے پاس آئے ہو اس کا جبڑا اور نتھنے کاٹ دیئے گئے تھے اور وہ آدمی صبح اپنے گھر سے نکلے گا اور جھوٹ بولے گا جو بہت دور چلا گیا ہے" [10] اور مسلم شریف کی مشہور حدیث ہے:"جھوٹے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر افواہ بغیر تفتیش بتائے" [11] اسلام افواہیں پھیلانے والوں کو سزا دینے کی بھی اجازت دیتا ہے۔

3-فیک نیوز کا تاریخی پس منظر:

دستاویزی تاریخ میں جعلی خبروں کا پہلا استعمال 13 ویں صدی قبل مسیح کا ہے، جب مصری فرعون ریمیسینا دی گریٹ نے جنگ قادیش میں خود کو ایک عظیم جنگجو ثابت کرنے کے لیے اپنے محل پر اپنے جنگی مناظر کندہ کرائے تھے۔وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی فوجی قابلیت سے حیران ہوں۔ جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلائیں تاکہ مسلمان جنگ سے دل ہار بیٹھیں۔افق کی تفصیلات سب کو معلوم ہیں، اور قرآن نے اس کا براہ راست جواب دیا۔1475 اطالوی شہر ٹرینٹ میں یہ جعلی خبر پھیل گئی کہ یہودیوں نے ڈھائی سالہ عیسائی خاتون کو قتل کر دیا ہے تاکہ وہ اس کے خون کی عبادت کر سکیں۔خود پوپ سکاٹ نے

اس کی تردید کی لیکن یہودیوں کو گرفتار کر کے پورے شہر میں مارا پیٹا گیا اور 15 افراد کو زندہ جلا دیا گیا۔[12]

1610 میں جب گلیلیو پر مقدمہ چلایا گیا تو جعلی خبروں کی تصدیق کرنے کی قانونی ضرورت تھی۔1835 میں نیویارک کے سورج نے چاند پر خلائی مخلوق کی موجودگی کی اطلاع دی۔19ویں صدی میں پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کے برعکس، انگریزی اخبارات نے خبر دی کہ جرمنوں نے عوامی جذبات کو بھڑکانے کے لیے جنگ کے دوران ہلاک ہونے والوں کی لاشوں سے تیل اور صابن بنایا۔ تاکہ جنگ کی راہ ہموار کی جاسکے۔ایسی طرح امریکہ کے بانیوں میں سے ایک بینجمن فرینکلن امریکی انقلاب کی راہ ہموار کرنے کے لیے کچھ عرصے سے مقامی امریکیوں کے خلاف جعلی خبریں لکھتے رہے۔"1803لارڈ ہاکس بری کا میئر آف لندن سر چارلس ایوارڈ کے نام خط، جس میں کہا گیا تھا کہ وہ جنگ کے خاتمے کے لیے فرانس کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں، اسٹاک مارکیٹ کی بہتری سے فائدہ اٹھانے کے لیے جھوٹ پر مبنی تھا"۔[13] ایسی طرح ہمیں تاریخ سے سینکڑوں مثالیں ملیں گی۔آپ خود سوچیں کہ پاکستان میں جنگ کی خبروں اور عدم استحکام کے بارے میں واٹس ایپ پیغامات سے کس کو فائدہ ہوگا اور وہ ہمیں مالی طور پر کیسے غیر مستحکم کریں گے۔[14]

4- سوشل میڈیا کا جنون، نسل جدید پر اثرات:

موجودہ تیز رفتار سائنسی ترقی اور جدید ٹکنالوجی نے بے شمار جدید آلات کو جنم دیا اور حیران کن مشینریز کو معرض وجود میں لایا ہے جن کا تعلق انسانی زندگی کے کسی ایک شعبہ سے نہیں بلکہ ہر شعبہ اور ہر میدان سے ہے؛

ایسے ہی آلات میں سے ایک سماجی رابطے کے وسائل ہیں، انٹرنیٹ اور اس پر موجود سائٹ ہر میدان کے اندر حیران کن خدمات پیش کررہے ہیں، یہ وسائل انسان کو جوڑنے اور مربوط کرنے میں اہم رول ادا کررہے ہیں اور معلومات کے خزانے پیش کررہے ہیں، ہر چھوٹے بڑے آج اس سے استفادہ کررہے ہیں اور اس میں منہمک نظر آتے ہیں، ہر طرح کے لوگوں کی دلچسپی کا سامان یہاں موجود ہے اس کا استعمال بڑے اور چھوٹے ہر کوئی کررہے ہیں؛ بلکہ چھوٹے زیادہ کررہے ہیں یہاں تک کہ بے شعور نادان بچے جو ابھی شیر خواری کے مرحلے میں ہوتے ہیں وہ بھی نہ صرف اسے استعمال کررہے ہیں بلکہ اس میں انہماک رکھتے اور اس سے جڑے رہتے ہیں، اس کی اُلفت ومحبت میں چھوٹے، بڑے بوڑھے جوان عورت مرد امیر وغریب، عالم وجاہل لیڈر وعوام میں فرق نہیں، ہر کوئی اپنی اپنی دلچسپی کے مطابق اسے استعمال کررہا ہے، یہ وسائل آج ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں، اس نے جغرافیائی سرحدوں کو توڑ دیا اور ساری دنیا کو ایک بستی میں تبدیل کردیا ہے، ہفتوں میں نہیں بلکہ سکنڈوں میں لوگ مشرق ومغرب سے رابطہ کرلیتے اور اپنی بات دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچادیتے ہیں اس میں ہر دن ترقی بھی ہورہی ہے اور اس میدان میں سرگرم عمل ہزار ہا سائٹس ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کررہے اور بہتر سے بہتر خدمات پیش کرنے کی سعی کررہے ہیں؛ تاکہ دوسروں کی بہ نسبت انہیں زیادہ شہرت حاصل ہو اور انہیں استعمال کرنے والوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو، ان وسائل کے مثبت پہلو بھی ہیں اور منفی بھی، اس سے جہاں علم ومعرفت کے دروازے کھلے اور معلومات کا حصول آسان ہوا ہے؛ اسی طرح اس نے عریانیت وبے حیائی کا دروازہ بھی کھولا اور اباحت پسندی کو ہوا دیا ہے، آجبد کاریوں، جرائم اور اس جیسی منفی باتوں میں جو بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے؛ اسی کی مرہون منت ہے، دوسری طرف اہلِ علم اس کے ذریعہ بحث وتحقیق کے میدان میں بھرپور استفادہ کررہے ہیں، آج دنیا کے سارے کاروبار اسی سے جڑے ہوئے ہیں، دنیا کے سارے نظام کا انحصار اسی پر ہے۔[15]

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اپنے معصوم بچوں اور بچیوں کو اپنے شیر خواروں اور نوجوانوں کو اس کے مفید ومضر اثرات سے آگاہ کریں، ان کی صحیح تربیت کریں، انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ وروشناس کریں، صحیح تربیت اور متوازن رہنمائی کے اصول کا بنیادی مقصد انسان کو نیک وصالح بنانا اور ایسا مثالی فرد بشر تیار کرنا ہے جو اپنے پیغام اور مقصد تخلیق کو پورے طور پر روبعمل لاسکے، اسے اپنے نفس پر مکمل کنٹرول حاصل ہو اور وہ اپنے تصرفات اور نقل وحرکت کو صحیح راستے پر گامزن رکھے، وہ اخلاقی اقدار کا احترام کرے اور دوسروں کے لئے اسوئہ ونمونہ بنے، وہ جس مقصد کے لئے جی رہا ہے یا اس کی زندگی کا جو مقصد ہے وہ اس کی سچی تصویر ہو، اس کے اعمال وحرکات اسی مقصد کی روشنی میں ہوں، ہمارے اسلاف اور صحابہ کرامؓ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے، زلیخانے

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے دامن فریب میں پھانسنا چاہا اور سارے دروازے بند کر کے انہیں دعوت گناہ دی تو وہ اپنے مقصد سے نہیں ہٹے، اللہ تعالیٰ نے اس کی عکاسی یوں کی ہے: "اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھے، بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگے، لو آجائو، یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ وہ میرا رب ہے اس نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے، بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا اس عورت نے یوسف کا ارادہ کیا اور یوسف نے بھی ارادہ کیا اگر اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے تو گناہ میں مبتلا ہوسکتے تھے" 16

وہ انسان تھے مگر خوف الٰہی غالب تھا اس لئے انہوں نے نفس کو قابو میں رکھا، نفس پر جسے کنٹرول حاصل ہوتا ہے وہ دوسروں کے دام فریب میں مبتلا نہیں ہوتا وہ دنیوی لالچوں میں نہیں پڑتا، نہ مال و دولت اس کے قدم میں ارتعاش پیدا کرتا ہے، نہ بھری جوانی رکھنے والی دوشیزائو کا حسن و جمال اور دنیا کی رعنائیاں اس کے عزم و ثبات کو متزلزل کرتی ہیں، ہمارے دشمنان اسلام کے پاس بہت سے سامان ہیں، جسے وہ تیار کرتے اور ہمارے کمزور نفس مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے اور ہمارے ملکوں میں اکسپورٹ کرتے ہیں، جس کا مقصد ہمارے اخلاق کو سلب کرنا، ہمارے اقدار کو تباہ کرنا ہمارے ایمان پر ڈاکے ڈالنا، ہماری روح کو برباد کرنا اور ہمارے ایمانی وجود کو بے جان کر کے تڑپتی لاشوں میں تبدیل کرنا، ہمارے تشخص پر سیاہی پوتنا اپنے اصل سرمایہ سے تہی دست کرنا اور پوری امت مسلمہ کو ذلت و خواری میں مبتلا کرنا، ہمارے نوجوانوں کو مدہوش و مخمور کرنا، ہمارے بچوں کو لہو و لعب، بے حیائی، بے راہ روی کا خوگر بنا کر تعلیم اور تحقیق و جستجو سے دور کرنا اور غفلت میں پڑے رہنے کا عادی بنانا، ہماری دینی غیرت و حمیت پر پانی پھیرنا، ہمارے عقیدے کو بگاڑنا اور نونہالان اسلام کو اپنے سانچے میں ڈھالنا ہے، وہ اپنے اس مقصد میں صد فیصد کامیاب ہیں، ہم اپنے ملک اپنے شہر اور اپنی گلی کوچوں میں اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں، ہمارے نوجوان بچے بچیاں دشمنان اسلام کی نقالی نہ صرف کر رہے بلکہ اس پر فخر کر رہے ہیں، وہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، ہمارے نوجوان تعلیم و ثقافت اور دین و ایمان سے رشتہ توڑ کر آوارگی میں مبتلا ہو رہے ہیں، ان میں بے راہ روی عادت ثانیہ بن گئی ہے، ان کے اندر سے باہمی میل جول رشتہ داروں اور عزیزوں سے ملنا جلنا بند ہو گیا، صلہ رحمی کا فقدان ہو چکا ہے، کوئی اپنے عزیز و اقارب سے اب ملنا پسند نہیں کرتا، کہ جو بھی فرصت کا وقت میسر آتا اسے انہیں وسائل کے استعمال میں صرف کرتا اور اسی میں مگن رہتا ہے، بہت سے نوجوان تو ایسے ہیں کہ ان میں حرام کے اندر بے باکی و جرات پیدا ہو گئی ہے اور وہ کھلے عام محرمات شرعیہ کے ارتکاب میں کوئی عار و حجاب محسوس نہیں کرتے، وہ دینداروں اور شرعی حدود کی پاسداری کرنے والوں کا مذاق اڑاتے، شرعی

قوانین اور اسلامی تعلیمات پر آواز کستے اور بہت سے فرائض و محرمات کا انکار کر کے یا اسے اپنے لئے جائز سمجھ کر کفر تک کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اپنے دین وایمان کو بیچ کر غیر مسلموں سے معاشقہ کرتے ہیں، ان سے شادی کرتے اور اسے اپنے لئے مباح و حلال سمجھتے اور اسلامی تعلیمات کو فرسودہ گردانتے ہیں، اعداء اسلام کی یلغار ہمارے کسی ایک شعبہ زندگی اور کسی ایک میدان میں نہیں بلکہ ہر میدان میں ہے، عقیدہ و تعلیم سے لے کر سیاست و معیشت سب ان کی یلغار کا شکار ہے اور ہم اسے خوشی خوشی گلے لگا رہے اور اس پر شاداں و فرحاں ہیں۔[17]

آج سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے اور پوری امت مسلمہ کا اولین فریضہ ہے کہ وہ گلے میں پڑے اس غلامی کے طوق کو اتار پھینکیں، اپنے ہاتھ و پاؤں کی بیڑیوں کو کاٹیں اور اس سے خود بھی آزادی حاصل کریں اور اپنے بچوں اور دیگر مسلمان بچوں کو بھی اس سے آزادی دلائیں، ہمارا دین و مذہب ایک آفاقی مذہب ہے، اس کی تعلیمات انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتی ہے، زندگی کا کوئی ایسا گوشہ اور موڑ نہیں جہاں اسلامی تعلیمات موجود نہ ہوں، ہمارا مذہب تعلیمات اور آداب واقدار سے زرخیز ہے، ان تعلیمات اور آداب واخلاق کے سہارے ہم بلندی حاصل کر سکتے ہیں، اس کے ذریعہ ہم علوم وفنون میں بھی بلندی حاصل کر سکتے اور دنیوی سارے میدان میں بھی، ہمیں انہیں اسلامی تعلیمات کے ذریعہ کمال حاصل ہو سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ ہمیں اس دنیا میں بھی سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے اور آخرت میں بھی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:[18] "اور یہ کہ یہ دین ہی میرا راستہ ہے، جو بالکل سیدھا ہے تو اسی راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو، کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے "[19]

5-سوشل میڈیا اور معاشرتی اخلاقیات:

مسلمانوں کے اخلاق قرآن ہونے چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا، "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے رسول ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کان خلقہ القرآن آپ کے اخلاق سراپا قرآن تھے "[20] مسلمانوں کا سلوک، طرز زندگی، طریقہ کار اور انداز تعامل اسلام ہونا چاہیے، جس میں اسلام کی عکاسی ہوتی ہو، ان کی شریعت اور ان کے احکام اللہ کی کتاب ہونی چاہیے جسے ہم اپنی پوری زندگی میں نافذ کریں، ہماری زندگی دشمنان اسلام اور تمام غیر قوموں و مذہبوں کی زندگیوں سے ممتاز ہونی چاہیے ہمارے ظاہر و باطن پر اسلام کی علامتیں، تقویٰ کی نشانیاں، مسلمانوں کے صفات ظاہر ونمایاں ہونے چاہے، ہم قرآن اور قرآنی آداب وتعلیمات پر فخر کرنے والے ہوں، ہمارا نمونہ واسوہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب ہونے چاہیے؛ جنہوں نے علم کی روشنی پھیلانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور ساری دنیا کو علم ومعرفت کے نور سے منور کیا؛ یہاں تک کہ ساری تہذیبیں اسلام کی دست نگرہ ہو گئیں؛ انہوں نے

آداب واخلاق، تہذیب وثقافت علم وہنر، تحقیق وجستجو کا گر اسلام سے اپنایا اور اس میں لگے رہے اور آج ہم اس سے دستکش ہو کر ذلیل وخوار ہو گئے ہیں، ہم اسلامی تعلیمات اور اس کے اخلاق وآداب سے اگر مسلح ہوں گے تو ہم ہر طرح کے منفی طرز زندگی اور اسلامی اقدار اور اس کی تعلیمات کے منافی باتوں کا مقابلہ کر سکیں گے؛ ورنہ ہم ان کے لائے ہوئے سیل رواں میں بہ جائیں گے اور ہمارا کوئی پرسان حال نہ ہو گا؛ ہم اگر علم کی دولت سے آراستہ، قرآنی تعلیمات سے آشنا اور سنت نبویؐ سے رہنمائی حاصل کرنے والے ہوں گے تو ہم قوم وسماج اور ملک وملت کے لئے مفید وکارآمد اور فعال عنصر ہوں گے، مسلمانوں کی اصل شخصیت اگر محفوظ رہتی ہے اس کا روحانی وفکری منبع وسرچشمہ صاف رہتا اور غلاظتوں سے آلودہ وگدلا نہیں ہوتا ہم اگر اپنی زندگی میں دین حنیف کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں، اس کے اونچے اقدار واخلاق حاصل رہتے اور امت مسلمہ کے وجود میں اس کو راسخ کرتے ہیں تو اس امت مسلمہ کا وہ تشخص باقی رہے گا اور وہ مقصد بر آئے گا جس کے لئے اس امت کو لایا گیا ہے؛ پھر یہ امت خیر امت ثابت ہونے میں کامیاب ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں" [21]

اس طرح ہم اپنے سماج کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے لوگوں کو تعمیر، صلاح، سچائی اور ترقی وخوشحالی کی دعوت دے سکتے ہیں، جس کے بعد اس دنیا میں ہم الفت ومحبت، بھائی چارگی، میل ملاپ اور ہم آہنگی کے ساتھ جی سکتے اور جینے کا سلیقہ دوسروں کو سکھا سکتے ہیں؛ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم کتاب وسنت کو اپنا مشعل راہ بنائیں، اس کی تعلیمات کو اپنائیں اس کے احکام اور اس کی شریعت کی اتباع وپیروی کریں کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو طاعت کی چادر سے ڈھک لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے محفوظ قلعہ میں پناہ گزیں وفروکش ہو جاتا اور اس کی ایسی روشنی واجالے میں داخل ہو جاتا ہے جس میں داخل ہونے والا ہر کوئی مامون ومحفوظ ہو جاتا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اور ہر فرد مسلم جن پر چھوٹوں کی تربیت ونگرانی کی ذمہ داری ہے وہ ان جدید آلات کے مفاسد سے اپنے ماتحتوں کو آگاہ کریں، اس پر عقابی نگاہ رکھیں اور انہیں اسلام کی تعلیمات اور دینی معلومات سے آراستہ کریں کہ یہی انہیں راہ سے بھٹکنے اور دوسروں کے دام فریب میں پھنسنے سے روکنے والی چیز ہے۔ [22]

6-فیک نیوز کی پہچان:

کسی خبر کو پرکھنے اور جانچنے کے لیے مندرجہ ذیل امور پر غور کر لیجیے:

1-اس خبر کو پڑھنے کے بعد آپ کا ردعمل کیا ہے؟ کیا آپ بہت زیادہ جذباتی، ناامید، پرامید، یا غم محسوس کر رہے ہیں۔ اگر آپ کا جواب ہاں ہے تو بہت ممکن ہے کہ یہ فیک نیوز ہے۔

2- آپ نے یہ خبر کہاں پڑھی؟ اخبار میں؟ کیا وہ ایک معتبر جریدہ ہے؟ فیس بک پر، ٹویٹر یا واٹس اپ پر؟ اگر خبر کی اشاعت سوشل میڈیا پر ہوئی تو انتہائی محتاط رہیے۔[23]

3- کیا خبر کی ہیڈلائن جذبات کو برانگیختہ کرنے کا سبب بنی؟ کیا اس میں بہت سارے ایموجیز یا CAPS کیریکٹرز کا استعمال کیا گیا ہے؟ کیا ایسی زبان استعمال کی گئی ہے کہ آپ کو کوئی خفیہ بات بتائی جارہی ہے؟ اگر ایسا ہے تو زیادہ امکانات ہیں کہ یہ فیک نیوز ہے۔

4- کیا یہ خبر آسانی سے شیئر کرنے کے لیے بنائی گئی ہے یا آپ کو اسے شیئر کرنے کا کہا جارہا ہے؟

5- کیا یہ کوئی طنزیہ یا مزاحیہ خبر ہے؟

6- اس خبر کو کس نے چھاپا؟ مصنف کون ہے؟ کیا ادارے اور مصنف کا نام ساتھ لکھا ہوا ہے؟ کیا ویب سائٹ پر ویب سائٹ کے مالک کی تفصیل یا رابطہ کرنے کی معلومات موجود ہیں؟

7- کیا تمام واقعات تاریخ اور کردار اصلی ہیں؟

8- کیا خبر میں کسی اور ثبوت یا اخبار کو لنک کیا گیا ہے؟

9-آپ اس خبر کی صداقت کو مشہور فیکٹ چیکنگ Fact Checking ویب سائٹ سے چیک کر لیجیے۔ مثلاً FACTCHECK.ORG اور SNOPES.COM۔[24]

7- ذرائع ابلاغ کا مفید استعمال:

ذرائع ابلاغ کی یوں تو ہر دور میں بڑی اہمیت رہی ہے، لیکن عہدِ حاضر میں اس کی اہمیت نسبتاً زیادہ دکھائی دیتی ہے؛ کیونکہ موجودہ زمانے میں ذرائع ابلاغ کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے، اخبارات، رسائل وجرائد، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائل وغیرہ کا اس دور میں بہت زیادہ رواج ہے، کچھ صدیوں پہلے ان آلات ووسائل کا وجود نہ تھا، اس لیے لوگ اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے دوسرے ذرائع کا استعمال کرتے تھے؛ لیکن جن ذرائع کا بھی چند صدیوں قبل استعمال کیا جاتا تھا، ان کی رفتار آج کے مقابلے میں بہت سست تھی، مثال کے طور پر اپنی بات کہیں دور پہنچانے کے لیے خطوط لکھے جاتے تھے؛ مگر وہ کئی مہینوں میں پہنچتے تھے، کتابوں کی اشاعت کی بھی موجودہ شکل نہ تھی، مخطوطات سے کام چلایا جاتا تھا؛ لیکن اب جیسے جیسے ٹیکنالوجی کے شعبے میں ترقی ہو رہی ہے، ذرائع ابلاغ کی تعداد

بھی بڑھ رہی ہے اور رفتار بھی، چھاپے اگرچہ کئی صدی قبل وجود میں آچکے تھے؛ لیکن جو تکنیک فی زمانہ کتابوں کی اشاعت کے لیے استعمال کی جاتی ہے، اس وقت اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا تھا، اس لیے بڑی تیزی کے ساتھ کتابوں کی اشاعت بھی سامنے آرہی ہے، ماہانہ رسائل اور ہفت روزہ اخبارات کے علاوہ یومیہ اخبارات بڑی تعداد میں شائع ہوتے ہیں اور صبح سویرے لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ جاتے ہیں جب کہ ان میں رات کے نو بجے تک کی خبریں شائع کی جاتی ہیں، کبھی دس بجے تک کی بھی خبریں شامل کرلی جاتی ہیں، رات بھر میں اخبار چھپ بھی جاتا ہے، ٹرینوں، گاڑیوں وغیرہ کے ذریعہ شہروں، قصبوں اور گائوں میں صبح ہوتے ہوتے لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ بھی جاتا ہے، اتنی آسانی اور برق رفتاری کی ہی وجہ ہے کہ بڑی تعداد میں اخبارات مختلف زبانوں میں شائع ہورہے ہیں، اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کا اس سے بھی تیز ذریعہ ریڈیو ہے، جس پر براہِ راست خبریں، تقریریں نشر کی جاتی ہیں اور قرب وجوار اور دور دراز کے لوگ اپنے اپنے مقام سے انھیں سن لیتے ہیں، ریڈیو سے بھی زیادہ ٹی وی نے فی زمانہ شہرت ومقبولیت حاصل کی ہے، آج گھر گھر ٹی وی ہے اور ٹی وی پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں چینلز آتے ہیں، یہ چینل صرف اپنے علاقے یاملک کے ہی نہیں ہوتے بلکہ دوسرے ملکوں اور علاقوں کے بھی ہوتے ہیں، ٹی وی کے ذریعہ پوری دنیا کی خبریں سنی جاسکتی ہیں، مختلف قوموں کے حالات جانے جاسکتے ہیں، ریڈیو اور ٹی وی سے آگے انٹرنیٹ ہے، جس کے ذریعہ اپنے موضوع یادلچسپی سے متعلق گھر بیٹھے ہی ڈھیر سارا مواد حاصل کیا جاسکتا ہے، اس کے ذریعہ بات بھی کی جاسکتی ہے، اپنے پیغامات کو دوسروں تک بھی پہنچایا جاسکتا ہے، موبائل نے آکر رابطہ کی رفتار کو بہت زیادہ آسان اور تیز کردیا ہے، آج دنیا میں بیٹھے ہوئے کسی بھی شخص سے کہیں بھی رابطہ کرنے میں وقت نہیں لگتا، نہ ہی کمپیوٹر کے پاس جاکر انٹرنیٹ کے استعمال کی ضرورت ہے بلکہ موبائل میں موجود انٹرنیٹ کے توسط سے بآسانی لوگوں سے رابطہ کیا جاسکتا ہے، آناًفاناً لوگوں تک اپنی بات کو پہنچایا جاسکتا ہے۔[25]

سوشل ویب سائٹوں نے لوگوں کے رابطے کے دائرے کو بہت زیادہ وسیع کردیا ہے، موبائل میں واٹس ایپ نے ایک تہلکہ مچادیا ہے، آج کے دور میں دوچار فیصد ہی لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو واٹس ایپ کا استعمال نہ کررہے ہوں، باقی سب واٹس ایپ استعمال کررہے ہیں، اس ایپ کے ذریعہ اپنی بات کو دوسروں تک آناًفاناً پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے ذریعہ فوٹوز اور ویڈیوز کا تبادلہ بھی کیا جارہا ہے، لوگوں نے واٹس ایپ پر اپنے گروپ بنائے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنی بات کو دوسروں تک بہت جلد پہنچادیتے ہیں، ویڈیوز کے ذریعہ اپنی بات کو پھیلانے کے لیے یوٹیوب کا استعمال بڑے پیمانہ پر کیا جاتا ہے، جسے انٹرنیٹ کنیکٹڈ کمپیوٹر پر بھی دیکھا جاتا ہے اور موبائل پر بھی، موبائل میں انٹرنیٹ کی سہولت کے بعد گویا انٹرنیٹ کی دنیا میں انقلاب آگیا ہے اور صارفین

کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے؛ چنانچہ اب لوگ جو ویڈیوز یوٹیوب پر اَپ لوڈ کرتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے اس کو ہزاروں لاکھوں لوگ دیکھ لیتے ہیں؛ اگر ویڈیو عوام کی دلچسپی کی ہے تو پھر اسے دیکھنے والوں کی تعداد ملین اور بلین میں پہنچ جاتی ہے، مثال کے طور پر مشاعرے کی ویڈیوز کو اٹھا کر دیکھئے، ادھر مشاعرہ ختم ہوا اور ادھر اسے یوٹیوب پر اَپ لوڈ کیا؛ پھر دیکھنے والوں کا جو ہجوم لگا تو معلوم یہ ہوا کہ چند دنوں میں یوٹیوب کے ذریعہ مشاعرہ دور دراز کے لاکھوں لوگوں نے سن لیا۔[26]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ موجودہ عہد ذرائع ابلاغ کا ہے؛ چنانچہ ذرائع ابلاغ پر جس کی جتنی گرفت ہے، وہ اپنی بات، نظریہ، پیغام وغیرہ کو زیادہ دور اور زیادہ لوگوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو رہا ہے؛ یہاں سوال یہ ہے کہ موجودہ عہد میں مسلمان ذرائع ابلاغ پر کتنی گرفت رکھتے ہیں اور کس قدر وہ اس کا استعمال دین کی اشاعت میں کر رہے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اس میدان میں دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ پیچھے ہیں، ذرائع ابلاغ کے تناظر میں مسلمانوں کی صورتِ حال کو جاننے کے لیے تین پہلو متعین کیے جاسکتے ہیں، ایک یہ کہ فی زمانہ جو ذرائع ابلاغ ہیں، مثلاً اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، موبائل وغیرہ، وہ مسلمانوں کی کس قدر گرفت میں ہیں یعنی مسلمان کس حد تک ان کے مالکان ہیں یا ان کی جڑوں تک رسائی رکھتے ہیں؟ دوسرے یہ کہ مسلمان ذرائع ابلاغ کا استعمال کن کاموں کے لیے کر رہے ہیں؟ اور تیسرے یہ کہ آیا وہ دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے ذرائع ابلاغ کو استعمال کر رہے ہیں یا نہیں؟ جہاں تک تعلق اس بات کا ہے کہ ذرائع ابلاغ کی جڑوں تک مسلمانوں کی کس قدر رسائی ہے؟ تو اس سلسلے میں مسلمان نہایت پیچھے ہیں، مسلمانوں کے پاس بڑے اخبارات نہیں ہیں، اخبارات کو مواد فراہم کرنے والی ایجنسیاں بھی نہیں ہیں؛ یہاں وہ اخبار جو مسلمان شائع کر رہے ہیں، ان کو نکالنے کے لیے انھیں دوسروں کی ایجنسیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے، تمام بین الاقوامی ایجنسیاں یہودیوں اور عیسائیوں کے قبضے میں ہیں، جو اخبارات بڑی تعداد میں شائع ہوتے ہیں،[27] ان کے مالکان دوسرے قوموں کے افراد ہیں، مثال کے طور پر ہندوستان سے نکلنے والے اخبارات میں زیادہ پڑھے جانے والے اخبارات ہندی اور انگریزی کے ہیں، جن کے مالکان مسلمان نہیں ہیں، پورے ہندوستان میں مسلمانوں کے پاس انگریزی کا کوئی بھی ایسا اخبار نظر نہیں آتا جو ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، ایشین ایج، دی ہندو کے مقابلے میں پیش کیا جاسکے؛ ایسے ہی ہندی اخباروں میں مسلمانوں کے پاس کوئی ایسا اخبار نہیں ہے جو نوبھارت، ہندوستان، امر اُجالا اور دینک جاگرن کی برابری کرتا ہو، مسلمانوں کے پاس اُردو کے اخبارات ہیں اور ان کا سرکولیشن بھی بہت محدود ہے، اس پر مزید ستم یہ کہ اُردو کے یہ اخبارات ان ایجنسیوں کی خبروں پر منحصر ہیں جو مسلمانوں کی نہیں ہیں؛ اگر بات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی، کی جائے تو اس میدان میں بھی

مسلمانوں کے پاس کچھ خاص قابلِ ذکر نظر نہیں آتا، ان دنوں لوگ اخبارات ورسائل اور کتابوں سے زیادہ ٹی وی دیکھتے ہیں، گزشتہ دو تین دہائیوں میں ٹی وی نے بڑی ترقی کی ہے، پہلے بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی ہوتی تھی؛ لیکن اب کلر ٹی وی، پھر ایل سی ڈی اور اس کے بعد ایل ای ڈی؛ اگر چینلوں کی بات کی جائے تو چینلوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے، یہ چینل ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تگ ودو کرتے ہیں، مسلمانوں کے اول تو چینل دکھائی نہیں دیتے اور دو چار نظر بھی آتے ہیں تو وہ غیر مقبول ہیں، انٹرنیٹ کی باگ ڈور وقت کے یہود ونصاری کے ہاتھوں میں ہے، بھلے ہی مسلمان انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوں؛ لیکن اس کی جڑوں تک مسلمانوں کی رسائی نہیں ہے؛ اسی طرح انٹرنیٹ پر بڑی بڑی ویب سائٹیں بھی مسلمانوں کی نہیں ہیں؛ اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ مسلمان ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں تو اس کا جواب اثبات میں دیا جاسکتا ہے؛ مگر ان کا استعمال محدود ہے، جیسا کہ ذرائع ابلاغ کے استعمال میں اخبارات ورسائل کا پڑھنا آتا ہے، کتابوں کا پڑھنا، شائع کرنا وغیرہ آتا ہے، تجزیے بتاتے ہیں کہ مسلمان اخبارات دوسروں کے مقابلے میں کم ہی پڑھتے ہیں: ایسے ہی کتابیں پڑھنے کا معاملہ ہے، کتابوں کے قارئین بھی مسلمانوں میں اتنے نہیں ہیں جتنا کہ وقت کا تقاضہ ہے، ہاں ٹی وی دیکھنے میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں ہیں؛ لیکن ٹی وی چینلوں میں وہ کونسے چینلز دیکھتے ہیں ؟ یہ ایک دوسرا سوال ہے اور اہم بھی ہے؛ اگر محض تفریحی چینل دیکھے جارہے ہیں یا منفی تاثر دینے والے چینلز دیکھے جارہے ہیں تو ان کے دیکھنے سے نہ دیکھنا بہتر ہے، مسلمانوں کی بڑی تعداد ایسے ہی چینل دیکھتی نظر آتی ہے، اب رہی بات انٹرنیٹ اور موبائل کی تو مسلمان ان دونوں کے استعمال میں کسی سے پیچھے دکھائی نہیں دے رہے ہیں، خوب موبائل کا استعمال کررہے ہیں، خوب انٹرنیٹ کا استعمال کررہے ہیں ؛ لیکن یہاں بھی یہ سوال قائم ہوتا ہے کہ آیا وہ استعمال مفید کاموں کے لیے کیا جارہا ہے یا غیر مفید کاموں کے لیے کیا جارہا ہے تو اس بارے میں یہ بات تقریباً جگ ظاہر ہے کہ اس وقت انٹرنیٹ اور موبائل کا زیادہ استعمال لایعنی باتوں اور چیزوں میں استعمال کیا جارہا ہے اور مسلمان اس میں پیش پیش ہیں، سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مسلمان ذرائع ابلاغ کا استعمال اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے کتنا کررہے ہیں ؟ یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ آج جب کہ ایسے ذرائع موجود ہیں جن کے ذریعہ اپنی بات کو آناً فاناً دُور تک پہنچایا جاسکتا ہے تو پھر ان کا استعمال کرکے اسلام کی باتوں کو کیوں نہ پھیلایا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی بات کو لوگوں تک پہنچایا، آپؐ سے پہلے تمام انبیاء نے تبلیغ کا کام کیا، آپؐ کے صحابہؓ نے تبلیغِ دین کی ذمہ داری کو بخوبی نبھایا۔[28]

اسلام میں تبلیغِ دین کو بہت ہی اہم قرار دیا گیا ہے اور اس کا بڑا ثواب بتایا گیا ہے، مسلمانوں کو اس دنیا میں مثبت کردار ادا کرنا ہے، لوگوں کو بتانا ہے کہ صحیح راستہ کیا ہے؟ کس طرح وہ حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں، قرآن میں

مسلمانوں کے بارے میں کہا گیا: " كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ " [29]اس آیت سے پتہ چلتاہے کہ مسلمانوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کی رہبری کا کام انجام دیں، لوگوں کو صحیح راستہ دکھائیں آج پوری دنیا کے جو حالات ہیں، جس طرح دنیا بدامنی کی شکار ہے اور جرائم کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے، اس کا تقاضہ یہ ہے کہ امتِ مسلمہ اپنا مثبت کردار ادا کرتے ہوئے دنیائے انسانیت کو تباہی وبربادی سے بچانے کی کوشش کرے، اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عہدِ حاضر میں برائیاں بہت زیادہ ہیں، بے شمار فتنے ہیں؛ لیکن لوگوں تک اچھی بات کو پہنچانے کے لیے ذرائع بھی بہت زیادہ ہیں، بشرطیکہ ان کا استعمال اسی طرح کیا جائے، کیا ہی بہتر ہوتا کہ مسلمان ذرائع ابلاغ کا استعمال کرکے دین کی صحیح بات کو عوام الناس تک پہنچاتے، ان مسلمانوں تک بھی جو دین سے دُور ہو کر اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھر رہے ہیں اور ان غیر مسلموں تک بھی جو ناواقفیت کی وجہ سے گناہوں اور جرائم کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں، آج جب کہ ذرائع ابلاغ کا دور دورہ ہے، دنیا میں بے شمار انسان ایسے ہیں جو اسلام سے صحیح طور پر واقف ہی نہیں، بہت سے لوگ اسلام کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے اور بہت سے لوگ جانتے ہیں تو وہ باتیں جو معاندین اسلام نے اسلام کے خلاف بتائی ہیں، سوال یہ ہے کہ اسلام کے بارے میں غیر مسلمین کو کون بتائے گا؟ کون اسلام کی صحیح باتوں کو دنیا کے کونے کونے تک لے کر جائے گا؟ ظاہر سی بات ہے کہ یہ ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے، یہ مسلمانوں کے لیے بہترین موقع ہے کہ وہ جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے دنیا کے گوشے گوشے تک اسلام کی بات کو پہنچادیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ اسلام کی صحیح بات دنیا کے ایک ایک فرد تک پہنچ جائے، یہ الگ بات ہے کہ کون اس کو قبول کرتا ہے اور کون قبول نہیں کرتا ہے، ہدایت دینا اللہ کا کام ہے، بندوں کا کام صرف پہنچانا ہے، مسلمانوں کو صرف دین کی بات پہنچانے کا مکلف بنایا گیا ہے، کسی کو ہدایت دینے کا نہیں، ہاں یہ ضرور امید کی جاسکتی ہے کہ اگر اسلام کی صحیح باتیں لوگوں تک پہنچائی جائیں گی تو اس کا ضرور فائدہ ہوگا، بہرکیف موجودہ دنیا کے موجودہ منظر نامہ میں مسلمانوں کو ذرائع ابلاغ کا مثبت استعمال کرنا چاہئے اور ذرائع ابلاغ میں اپنا اثرورسوخ قائم کرنا چاہئے، اس کے لیے جو مثبت طریقے ہوسکتے ہیں وہ اختیار کیے جائیں ، ذرائع ابلاغ کے استعمال میں غیر اسلامی طریقوں کو اختیار نہ کیا جائے اور نہ ہی ایسی باتوں کی تشہیر کی جائے جو غیر اسلامی ہوں اور نہ ایسی چیزوں کو دیکھا اور دکھایا جائے جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔[30]

8-غلط بیانی کا تسلسل اور اس کے اثرات:

غلط بیانی اور بہتان بازی ایک ایسا مرض ہے جس میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک عصر حاضر میں سب شریک دیکھائی دیتے ہیں جبکہ سیرت رسول ﷺ اور احادیث میں اس کے اختیار کو سختی سے منع فرمایا ہے۔

۱"رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں اسی طرح سے تمہارے اوپر حرام ہیں جیسے کہ یہ دن، یہ شہر مکہ اور یہ ماہ ذوالحجہ حرمت والا ہے"[31]، ۲"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کی جان ومال اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے" [32]،۳"شب معراج میں آپ ﷺ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو اپنے چہرے اور سینے اپنے پیتل کے ناخن سے نوچ رہے تھے، آپ ﷺ نے جب ان کے متعلق پوچھا تو بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی عزت وآبرو پر حملہ کرتے تھے" [33]، ۴"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی پر بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا اس کی عزت وآبرو سے متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو اسے آج ہی اس دن کے آنے سے پہلے معاف کروالے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم اس دن سارا حساب نیکیوں اور گناہوں سے ہوگا لہٰذا اگر اس ظلم کرنے والے کے پاس کچھ نیک عمل ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لیکر مظلوم کو دیدی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے اتنے ہی گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے" [34]، ۵"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود اپنے مسلمان بھائی کی آبرو ریزی کرنا ہے یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا"[35] ، ٦"حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ میں سے ایک بڑا گناہ کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے"[36] ،۷ "نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر قید کردے گا؛ یہاں تک کہ سزا پاکر اپنے الزام کے گناہ سے پاک صاف ہو جائے" [37]، ۸"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مؤمن کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے جو اس میں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کے کیچڑ میں رکھیں گے؛ یہاں تک کہ اپنے بہتان کی سزا پاکر اس گناہ سے پاک ہو جائے"[38]۔

۹" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے اور بدترین بندے چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے، اللہ کے پاکدامن بندوں کو کسی گناہ یا کسی پریشانی میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنے والے ہیں" [39] ،۱۰ "حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لئے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ کی آگ میں قید رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کردے اور وہ کیسے ثابت کرسکے گا؟" [40] ،۱۱ "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جب کہ اس کی

عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہشمند و طلبگار ہو گا"[41] ۔

۱۲ "حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو! صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ وہ سات گناہ کونسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک پاک دامن ایمان والی اور بری باتوں سے بے خبر بھولی بھالی عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا" [42]۔ ۱۳ "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم بھی انہیں چیزوں پر میری بیعت نہیں کرتے جن پر عورتوں نے میری بیعت کی ہے؟ ان میں سے ایک یہ کہ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو"[43]۔

مسلمانوں کی آبرو کی حفاظت پر اجر:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی عزت وآبرو کو منافق کے شر سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اس کے گوشت یعنی جسم کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا"[44]۔

" نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت کے لئے مدافعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ کو ہٹائیں گے "[45] ،"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کا خواہشمند اور طلبگار ہو گا"[46]۔

آج کل سوشل میڈیا سماجی وسائلِ روابط؛ فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ وغیرہ پر ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، کہ اقوالِ زرّین اچھی وقیمتی باتیں، کوئی ذہانت وفطانت کی بات ومقُولہ لکھ کر، اس کے آخر میں حضراتِ صحابہ یا اولیاء اللہ وغیرہ کا حوالہ دے دیا جاتا ہے، خصوصاً حضرت علی کے حوالے سے بہت سے اقوال اور پوسٹیں شیئر کی جاتی ہیں، اور کتاب کا حوالہ نہیں ہوتا، اگر کسی کو سمجھایا جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس میں کون سی بری بات ہے؟ اچھی بات ہی تو لکھی ہے!... اُن کی یہ بات درست نہیں ہے، صحیح بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول وفعل بھی دینِ اسلام کا ایک اہم اور بہت بڑا حصہ ہے، اور دینِ اسلام میں جھوٹ بیانی بڑا سخت اور واضح گناہ ہے، اگر آج ہم صحابہ کرام کے حوالے سے بلا تحقیق اقوالِ زرین وغیرہ کی پوسٹیں شیئر کریں گے، اور جھوٹ کو رَواج دیں گے ا، تو کل کو کوئی اَیرا غیرا نتھو خیرا، ملمع ساز، دشمنِ اسلام، قولِ زریں لکھ کر نیچے "الحدیث" لکھ دے گا ۲، لہٰذا ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ کسی بھی بات کو، چاہے وہ حدیث پاک ہو یا کسی صحابی کا اثر، کسی ولی کا کوئی ملفوظ ہو یا کسی دانش ور کا کوئی قول، معتمد ومستند کتاب کے حوالہ، اور معتبر ومستند علماء کی تحقیق کے بغیر، آگے شیئر اور نقل نہ کریں، کیوں کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق و تفتیش بیان کر دے"[47]۔

9-خلاصۃ البحث:

قرآن کریم نے مسلمانوں کو تلقین کی ہے "کہ وہ محض سنی سنائی خبروں پر کوئی فیصلہ نہ کریں جب تک کہ ان کی تحقیق نہ کر لیں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ نادانی میں کسی گروہ کو نقصان پہنچا بیٹھیں اور پھر انھیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے"[48]۔

اسی طرح قرآن کریم کی ہدایت ہے "کہ جو لوگ امن یا خوف کی ہر خبر کو پھیلا دیتے ہیں، ان کا رویہ غیر ذمہ دارانہ ہے اور اگر وہ خبر کی تحقیق اور اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں تک خبر پہنچائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے"[49]۔

جھوٹی خبروں کے اس دور میں ان کو روکنے، ان کی جانکاری اور فلاح عامہ کے لیے ہمیں مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیے۔

1- فیک نیوز کو رپورٹ کیجیے۔ سوشل میڈیا پر فلیگ کر دیجیے۔ اپنے سوشل میڈیا پر فیک نیوز لکھ کر شیئر کر دیں۔ جہاں شائع ہوتی ہے وہاں فیک نیوز لکھ کر کمنٹ کر دیں۔

2- مزید آگے شیئر نہ کریں۔

3- صحیح خبر کو شیئر کر دیں جو فیک نیوز کی کاٹ کر سکے۔

4- بھیجنے والے کو مطلع کر دیں کہ یہ فیک نیوز ہے اور اسے آگے شیئر نہ کیا جائے۔

5- حکومتی سطح پر ایسی خبروں کی اشاعت روکنے اور مانیٹرنگ کا ادارہ بنا دیا جائے۔

6- زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان موضوعات پر تعلیم دی جائے۔

7- اس بارے میں پڑھیے۔ مثلاً نیوز لٹریسی پروجیکٹ اور ڈس انفولیب اچھی جگہیں ہیں۔

8- علمائے کرام جمعے کے خطبات میں اس طرف لوگوں کی توجہ دلائیں۔

9- اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں اس موضوع پر کورسز اور سیمینار منعقد کرائے جائیں۔

یاد رکھیے، بدترین جھوٹ ہے جب کوئی یہ سمجھ رہا ہو کہ آپ سچ بولتے ہیں۔ ہر خبر جو کسی قابلِ اعتبار شخص کی طرف سے ملے، آج کی دنیا میں بغیر تحقیق کے نہ مان لیا کریں۔[50]

حوالہ جات

1- موجودہ حالات میں سیرت رسول کا پیغام: مولانا سید احمد ومیض صاحب، ناشر، دار الدعوۃ والارشاد، حیدر آباد، 2017م۔

Mojuda Halat main seerat e rasool ka pigham.moulana syed Ahmad wa mayas sab,nashar,Dar al dawata Wal aishat,Hyderabad ,2017

2- ندوی، سید ابوالحسن علی۔ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر۔ ص220

Nadavee,syed any al Hassan ali – insaani duniya per musalmanoo me arooj o czawal ka asar– page 220.

3- معجم الکبیر طبرانی، ج9، ص269، حدیث نمبر:9152، مسند بزار، ج5، ص29، حدیث نمبر:1586۔

Mouajam al kabir tabari,volume 9,page 269,ladies No.9152,masnad e bizar, volume 5,page 29, hadiesNo.:1586.

4- سورۃ القصص، آیت55

Surah,Ayat 55.

5- سورۃ الحجرات، آیت6

Surah Al hujraat, Ayat 6.

6- سورۃ النساء، آیت83

Surah Al Nisa, Ayat 83.

7- سورہ نور، آیت14-17-12

Surah Noor,Ayat 14-17-12

8- الدر المنثور، قول سعید بن جبیرؒ، ص234۔

Al Dar Al mansoor, Qol saeed bin jubairRA,page 234-

9 - سورہ نحل، آیت43

Surah Nahal, Ayat 43-

9- صحیح البخاری، للامام ابی عبد اللہ اسماعیل البخاری دار الیمامۃ، ۱۴۰۷ھ،1987م، 5/۲۲۲۰ نمبر ۱۶۷۰/۳ و مسلم حدیث نمبر 5423۔

Sahi bukhari,Al Emma Abi Abdullah Ismail al bukhari Dar ul yamata,14707,51987/2220No.1670/3,Muslim Hades No.5423-

10- صحیح مسلم امام ابی الحسین مسلم بن حجاج، ناشر، المکتبہ الاسلامیہ، استنبول، حدیث2347-ج/5،1955۔

Sahi Muslim Emma Abi Al Hussain Muslim bin Hajaj, Bashir Al Maktaba Al Islamia,Istanbol, Hades 2347–volume /5, 1955-

12-صدیقی، عبد الحفیظ، برصغیر پاک وہند میں اسلامی نظام عدل گستری، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ص47،46

Sidiqui Abdul Hafiz, Baresaghair Pak o Hind main Islami nizam e Adam gastari,idara e tahqiqat e islami,Islamabad ,page 46,47-

13-ڈاکٹر حمید الدین، تاریخ اسلام، فیروز سنز لمیٹڈ کراچی، ص276

Dr.Hamidd ud din,Tareekh e islam, feroz sons Limited Karachi, page 276-

14- أیضاً: ص230.

Same above page 230-

15- مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تعلیمات، اسلامک پبلشرز لاہور، ص:203۔

Modoudi,syed abu al alaa, Taleemat,Islamic publishers Lahore, page :203-

16- سورۃ یوسف، آیت ۲۴،۲۳

Surah yusaf, Ayat 23,24-

17- عثمانی، مفتی محمد تقی، ہمارا تعلیمی نظام، ص:103-

Usmani mufti Muhammad taqi, Hummara taleemi nizam,page:103

18- ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، اسلامی ثقافت، فیروز سنز پرائیوٹ لمٹیڈ، لاہور۔ ص231-32

Dr.Naseer Ahmad Nasir,Islami Saqafat,,Feroz sons private Limited lahore, page 32-231-

19- الانعام:۱۵۳ Surah Inaam:153

20- محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، قدیمی کتب خانہ کراچی، 1/203

Muhammad bin Ismail bukhari, Sahi Al bukhari, qadeemi kutab khans Karachi,203/1-

21-ال عمران:۱۱۰

Surah Al Emran :110-

22- محمد طفیل، نقوش رسول نمبر، ادارہ فروغ اردو، لاہور، ج11، ص625

Muhammad tufail, Naqosh e Rasool number ,Idara e farogh e Urdu Lahore,volume 11,page 625-

23-ڈاکٹر، حسن ابراہیم، مسلمانوں کا نظم مملکت، ندوۃ المصنفین دہلی، ص310

Dr.Hassan Ibrahim , Musalmanoo ka Nazam e mamlukat, Nadwatul Musnifeen Dhli, page 310

24- أیضاً: ص211-211 Same above page

25- عالم اسلام کي تعمير ميں مسلمان طلبہ کا کردار: أبو الأعلى المودودي، اسلامک پبلیکیشنز، لاھور، 1998م ص290.

Alan e Islam ki tamer main musalman talbah ka kirdar : Abu al ala al muoduodi, Islamic publishers ,Lahore, 1998,page 290-

26- استعماری تاریخ کے سیاہ اوراق: شہباز حسین بارا، ناشر اذان سحر پبلی کیشنز لاہور، ص329.

Istiamari tareekh me sayah awraq: Shahbaz Hussain bara, Bashir aazan e sahar publishers Lahore, page 329-

27- أیضاً: ص125. Same above page 125-

28-نیوورلڈ آڈراسلام اور پاکستان: طارق وحید بٹ.بپلشر ز فکشن ھاؤس مزنک روڈخ لاھور، 1998م

News world order Islamabad Pakistan :Tariq Wahid butt,publishers fiction house maznak road Lahore,1998-

29-سورۃ آل عمران،110

Surah Al Emran :110-

30-برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش: محمد اسحق بھٹی خ ناشر: طبع ادارہ ثقافت اسلامیہ لاھور، 1994م

Bar e saghair main Islam ke awaleen naqosh: Muhammad Ishaq bhati, Nashir: Taba e saqafat Islamic Lahore 1994-

31-بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل: صحیح البخاری، ح:63،الریاض، دارالسلام، طبع دوم،1999ء

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bun Ismail: Sahi al Bukhari,volume ?page63, al riyaz,Dar ul islam Taba doum 1999-

32-ابوداؤد، سلیمان بن اشعث: سنن ابوداؤد، ح:۵۱۴۷ الریاض، دارالسلام، طبع دوم،1999ء

Abu Daud Salman bin Ashas::saran e Daud page 5147 al riyaz, Dar up Islam tabs doum 1999-

33-امام ابی عبد اللہ ، المستدرک علی الصحیحین، کتاب البیوع، رقم الحدیث:2165،14/2 دارالمعرفہ ، ، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔1900م۔

Emma Abi Abdullah, Al mustadark Ali al Sahiheen, Kiran al bauo,raqam up hades:2165,14/2 Dar al marfa, Dar al kutab al Alamos biroot labnan-1900-

34-أیضاً:ص321.-Same above page 321-

35-عسقلانی،ابن حجر احمد بن علی: فتح الباری، قاہرہ، دارالریان التراث، طبع:دوم،1987ء،ج:9،ص:47۔

Al-aesqalani, abn e Hajr ,Ahmad bin Ali,Fath ul Bari, Qahira, Dar ul Rayyan alturac, tabe dom ,1987, jild 9,safah 47

36-ابوزکریا یحیی بن شرف الدمشقی، ریاض الصالحین، باب الإیثار والمواساۃ رقم الحدیث:566،ص:173، دارالسلام

Abu zakariya Yahya bin Sharaf al dai

37-ابن سعد محمد، کتاب طبقات الکبریٰ، لیدن،م: بریل،1321ھ،ج:5،ص:576۔

Ibn saad Muhammad ,Kiran tabaqat upl al qubara,lean brazil,1321hijri,volume :5 page :576-

38-بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل: صحیح البخاری، ح:5365:، الریاض، دارالسلام، طبع دوم،1999ء

bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail al bukhari page 5365,Al Riyaz Dar ul islam,tabs doum 1999-

39-مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری ، الصحیح للمسلم ، کتاب الأشربۃ، باب فضیلۃ المواساۃ، رقم الحدیث:5489، 132/2، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار ، لاھور۔

Muslim bin al hajaj bin muslim qashiree,Al Sahi Al muslim,kitab al ashrabah,bab e fazilata al mawasah,raqam al hades5489,132/2,maktaba e rehmaniya, urdu bazar Lahore-

40-نسائی، ابو عبدالرحمان بن شعیب، سنن نسائی، رقم الحدیث،: ۳۱۰۴

Nisaee, Abu Abdullah al Rahman bin shoaib, sanan e Nisaee , raqam al hades :3104

41-ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی ، جامع الترمذی، رقم الحدیث: ۱۹۰۰، الطاف اینڈ سنز ، کراچی ، ۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء

Tirmazi,Abu Essa Muhammad bin Essa Jam e Al tirmazi,Rawan al hades:1900,Altaf and sons,Karachi ,1430 hijri-2009-

42-بخاری ، رقم الحدیث: ۵۲۰۰

Bukhari, Raqam al hades:5200

43-مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری ، الصحیح للمسلم ، کتاب الأشربة، باب فضیلة المواساة، رقم الحدیث:5489، 132/2، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار ، لاہور۔

Muslim bin al hajaj bin muslim qashiree,Al Sahi Al muslim,kitab al ashrabah,bab e fazilata al mawasah,raqam al hades5489,132/2,maktaba e rehmaniya, urdu bazar Lahore-

44- ترمذی ، رقم الحدیث: ۳۸۹۵

Tirmazi ,Raqam al hades:3895-

45- مسلم، باب فضل النفقہ، رقم الحدیث: ۱۰۰۰

Muslim ,Bab fazalai nafaqa, Raqam al hades :1000-

46-بخاری ، رقم الحدیث: 4589

Bukhari, Raqam al hades:4589

47-موجودہ حالات میں سیرت رسول کا پیغام:مولانا سید احمد ومیض صاحب،ناشر،دارالدعوۃ والارشاد،حیدرآباد،2017م۔

Mojuda Halat main seerat e rasool ka pigham.moulana syed Ahmad wa mayas sab,nashar,Dar al dawata Wal aishat,Hyderabad ,2017

48-سورۃ الحجرات:6

Surah Al hujraat :6

49-سورۃ النسآء:83

Surah Nisa :83-

50-موجودہ حالات میں سیرت رسول کا پیغام:مولانا سید احمد ومیض صاحب،ناشر،دارالدعوۃ والارشاد،حیدرآباد،2017م۔

Mojuda Halat main seerat e rasool ka pigham.moulana syed Ahmad wa mayas sab,nashar,Dar al dawata Wal al Irshad ,Hyderabad ,2017